48005 ـ كمپنى ميں رشوت اور سود خور شخص كى شراكت

سوال

تاجر كو ايك شخص نے تجارت كے ليے كچھ رقم دى، ليكن يہ رقم دينے والا شخص رشوت خورى اور سودى كاروبار كرتا ہے، كيا اس تاجر كو كے ذمہ كوئى گناہ ہوگا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جو شخص بھى حرام طريقے مثلا سود، رشوت، چورى اور دھوكہ دہى وغيرہ كے ساتھ مال كماتا ہے، اگر تو اس كے مال ميں حرام اور حلال ملا جلا ہے، تو كراہت كے ساتھ اس كے ساتھ خريد و فروخت كا لين دين كرنا صحيح ہے، اور اگر يہ علم ہو جائے كہ جس مال كے ساتھ وہ تجارت كرنا چاہتا ہے وہ بعينہ حرام مال ہے، تو اس كى شراكت كرنا جائز نہيں، اور نہ ہى اس كے ساتھ لين دين كرنا چاہيے.

ابن قدامہ المقدسى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور جب وہ اس سے خريدارى كرے جس كا مال حلال اور حرام دونوں ہيں، مثلا ظالم بادشاہ، اور سود خور تو اگر يہ معلوم ہو جائے كہ فروخت كردہ چيز اس كے حلال مال ميں سے ہے تو وہ حلال ہے، اور اگر يہ معلوم ہو جائے كہ وہ حرام مال ميں سے ہے تو وہ حرام ہوگى...

اور اگر يہ معلوم نہ ہو سكے كہ وہ كونسے مال ميں سے ہے تو ہم اسے ناپسند اور مكروہ جانيں گے؛ كيونكہ اس ميں حرام ہونے كا احتمال پايا جاتا ہے، ليكن حلال كا احتمال ہونے كى بنا پر بيع باطل نہيں ہوگى، چاہے وہ قليل ہو يا كثير، اور يہ شبہ ہے، اور حرام مال كى كثرت يا قلت كے حساب سے شبہ بھى بڑا اور چھوٹا ہوگا " انتہى.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (4 / 180).

اور قيلوبى اور عميرۃ كے حاشيہ ميں ہے:

" اگرچہ مكروہ بھى ہو تو شراكت صحيح ہوگى، جس طرح كہ ذمى اور سود خور اور جس كا اكثر مال حرام كا ہو "

انتہی.

دیکھیں: حاشیۃ قیلوبی و عمیرۃ (2 / 418).

اور دسوقی کے حاشیہ میں ہے:

" یہ علم میں رکھیں کہ جس کا اکثر مال حلال ہو اور حرام کا مال قلیل ہو تو اس میں معتبر یہی ہے کہ اس کے ساتھ لین دین کرنا اور اس سے معاملات کرنا اور اس کے مال سے کھانا جائز ہے، جیسا کہ ابن قاسم کا کہنا ہے، اور یہ اصبغ کے خلاف ہے، کیونکہ وہ اس کی حرمت کے قائل ہیں "

دیکھیں: حاشیۃ الدسوقی (3 / 277).

لیکن جس کا اکثر مال حرام ہو اور حلال قلیل ہو تو اس میں ابن قاسم کا مسلك یہ ہے کہ اس سے لین دین اور معاملات کرنا اور اس کے مال سے کھانا مکروہ ہے، اور یہی متعبر اور اصبخ کے خلاف ہے جو کہ اسے حرام کہتے ہیں.

اور جس کا سارا مال حرام کا ہو اور یہی مستغرق ذمہ سے مراد ہے تو اس کے ساتھ لین دین اور معاملات نہیں کیے جائینگے، اور اس سے مالی تصرف وغیرہ نہیں کیا جائیگا " انتہی.

دوم:

شراکت کرنے سے قبل آپ کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص کی حالت ایسی ہو اسے نصیحت کریں، اور اسے اس ظلم سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ترغیب دلائیں کہ وہ مظلوموں کو ان کا مال واپس کردے، اور اسے حلال اور طیب مال کمانے کی ترغیب دلائیں، کیونکہ جنت اچھی اور پاکیزہ جگہ ہے، اور اس میں داخل بھی اچھا اور پاکیزہ شخص ہی ہوگا، اور آپ اسے مسلسل حرام کھانے اور حرام مال کی کمائی جاری رکھنے سے ڈرائیں کیونکہ جو جسم بھی حرام مال کے ساتھ پلا ہو اس کے لیے جہنم کی آگ زیادہ بہتر اور لائق ہے.

واللہ اعلم .